قصیدہ

بحضور امام ابن امام ابن امام ابن امام سیدی ومولائی حضرت محمد باقرؑ -

علامہ سید کلب احمد ماتیؔ جائسی

نامرادی نہیں ارباب وفا کا انجام / موت انھیں دیتی ہے عمرِ ابدی کا پیغام

ہر نفس ہوتے ہی رہتے ہیں یہ مقصد سے قریب / راہِ الفت کو یونہی کرتے ہیں طے گام بہ گام

یہ بہرحال ہیں راضی برضائے محبوب / وہ مصیبت ہو کہ راحت ہو سحر ہو یا شام

ان کا ہر نقش قدم سنگ نشان منزل / بلکہ منزل تو خود ان لوگوں کے جادے کا ہے نام

ایک ہی راہِ رضا، مسلکِ ہر راہ نورد / ایک ہی شانِ سکوں ایک ہی اندازِ خرام

تا محمدؐ ز محمدؐ وہی اک سلسلہ ہے / جیسا آغاز ہے ویسا ہی مبارک انجام

خیرہر اَمر ہے اَوسط، سو یہاں خیر سے ہے / اوسط سلسلہ باقرؑ خلف خیرِ انام

تابع امرِ خدا آمر متبوع انام / سالکِ راہِ رضا حامد محمود مقام

نائب احمدؐ مرسل خلف الصدق علیؑ / روح زہراؑء و حسنؑ، جانِ حسینؑ گل فام

اے خلف سید سجاد کے باقر بہ لقب / تو امام ابن امام ابن امام ابن امام

تیرے نانا کی امامت شرفِ خاص ترا / تیرا حصہ ہے یہ رب دوسرا کا انعام

یا تو ہیں شبرؑ و شبیرؑ کے نانا مرسلؐ / یا مشیّت نے بنایا ترے نانا کو امام

مظہر مرضیِ قدرت ترا کردارِ بلند / جوہرِ معنیٔ عصمت ترے اعمال تمام

طاقت صبر تری فاتح صد لشکر ظلم / تاب تسلیم منور کن اقصائے ظلام

کم سنی اور وہ مصائب کہ عیاذاً باللہ / مقتل کرب و بلا مرحلۂ کوفہ و شام

باپ کی طرح سے باقرؑ نے لیا صبر سے کام / ورنہ احکام کا تابع تھا دو عالم کا نظام

فاتح معرکۂ کرب و بلا تو بھی ہے / درج فہرست جلی حرفوں میں تیرا بھی ہے نام

جابر آئے ہیں ملے اذنِ حضوری شاہا! / تجھ سے کہنا ہے انھیں مرسل اعظمؐ کا سلام

بیٹھ جا بزم نصاریٰ میں ذرا میرے امام / راہب دیر بھی ہو حلقہ بگوشِ اسلام

سعی ماتیؔ تو ہے کیا وادیِ مدحت میں ترے / تابِ پرواز ملائک بھی نہیں دیتی کام

بس ترے در پہ جبیں رکھ کے یہی کہنا ہے / نظرِ لطف ہو مجھ پر بھی کہ ہوں تیرا غلام